# حضور ﷺ بشر ہیں

# لیکن اللہ کے بعد تمام کائنات سے افضل ہیں

اس عقیدے کے بارے میں 27 آیتیں اور 8 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

حضور پر جو آیتیں اتری ہیں وہ نور ہیں، آپ کی رسالت نور ہے، آپ پر اترا ہوا قرآن نور ہے، ایمان نور ہے، اور یہ تمام صفتیں حضور میں اتم درجے میں ہیں اس لئے ان صفات کے اعتبار سے آپ نوری ہیں، لیکن ذات کے اعتبار سے آپ انسان ہیں کیونکہ آپ انسان میں پیدا کئے گئے ہیں، آپ کھاتے تھے، پیتے تھے، شادی بیاہ کی، اور انسان کی طرح زندگی گزاری۔

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

## آپ ﷺ مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے

**1۔عن ابن عباس قال اوحی اللہ الی عیسی بن مریم ۔۔۔فلو لا محمد ما خلقت آدم، و لو لا محمد ما خلقت الجنۃ و لا النار، و لقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن۔(مستدرک للحاکم، نمبر ۴۲۲۷)**

ترجمہ۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں، کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو وحی بھیجی۔۔۔اللہ نے فرمایا، محمد نہیں

ہوتے تو میں حضرت آدم کو پیدا نہیں کرتا،،اور محمد نہیں ہوتے تو میں جنت اور جہنم پیدا نہیں کرتا، میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا تو وہ ہلنے لگا، تو میں نے اس عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا

**2۔عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ ﷺ لما اقترف آدم الخطیۃ۔۔۔فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک، فقال اللہ: صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی، ادعنی بحقہ فقد غفرت لک، و لو لا محمد ما خلقتک۔** (مستدرک للحاکم، ومن کتاب آصیات رسول اللہ التی ھی دلائل النبوۃ، ج ۲،ص ۶۷۲، نمبر ۴۲۲۸)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا جب حضرت آدم ؑ نے غلطی کی۔۔۔میں نے عرش کے پائے پر، **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،** لکھا ہوا دیکھا، تو سمجھ گیا کہ اللہ اپنے نام کے ساتھ صرف محبوب کو ہی ملا سکتا ہے، تو اللہ نے فرمایا، آدم! تم نے سچ کہا، حضرت محمد، مجھکو مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں، آپ نے ان کا وسیلہ لیکر دعا کی تو میں نے تم کو معاف کر دیا، اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔

ان دونوں حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ حضور کائنات میں سے سب سے افضل ہیں۔

نوٹ: یہ حدیث صحاح ستہ، یا انکے اوپر کی کتاب میں مجھے نہیں ملی، اور اور حاشیہ والے نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ حدیث موضوع ہے، لیکن چونکہ فضیلت میں یہ حدیث تھی، اس لئے ناچیز نے اس کو ذکر کر دیا

# حضور ﷺ سے اعلان کروایا گیا کہ میں انسان ہوں

ان 6 آیتوں میں حصر اور تاکید کے ساتھ آپ ؐ سے اعلان کروایا گیا ہے کہ آپ بشر ہی ہیں، البتہ آپ پر وحی آتی ہے، جو بہت بڑی فضیلت کی چیز ہے۔

1۔قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھاکم الہ واحد۔( آیت ۱۱۰، سورۃ الکھف ۱۸)

ترجمہ۔آپ کہہ دیجئے ، کہ میں تو تمہی جیسا ایک انسان ہوں ، البتہ مجھ پر یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا خدا بس ایک ہی خدا ہے

2۔قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھاکم الہ واحد۔( آیت ۶، سورۃ فصلت ۴۱)

ترجمہ۔آپ کہہ دیجئے ، کہ میں تو تمہی جیسا ایک انسان ہوں ، البتہ مجھ پر یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا خدا بس ایک ہی خدا ہے

3۔قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔( آیت ۹۳، سورت الاسراء ۱۷)

ترجمہ۔ کہہ دیجئے ، سبحان اللہ ، میں تو ایک بشر ہوں ، جسے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا

ان تینوں آیتوں میں اعلان کروایا گیا کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں ، البتہ میرے پاس وحی آتی ہے

4۔و ما جعلنا لبشر من قبلک الخلد أفان مت فھم الخالدون ( آیت ۳۴، سورۃ الانبیاء ۲۱ ) ترجمہ۔اے پیغمبر تم سے پہلے بھی ہمیشہ زندہ رہنا ہم نے کسی فرد بشر کے لئے طے نہیں کیا ، چنانچہ اگر آپ کا انتقال ہو گیا تو کیا یہ لوگ ایسے ہیں جو ہمیشہ زندہ رہیں گے

5۔قالت لھم رسلھم ان نحن الا بشر مثلکم۔( آیت ۱۱، سورۃ ابراہیم ۱۴)

ترجمہ۔ان قوموں سے ان کے پیغمبروں نے کہا،ہم واقعی تمہارے ہی جیسے انسان ہیں

6۔و ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا و حیا او من و راء حجاب ( آیت ۵۱،الشوری ۴۲ )

ترجمہ۔کسی انسان میں یہ طاقت نہیں کہ اللہ اس سے رو برو بات کرے،سوائے اس کے کہ وہ وحی کے ذریعہ ہو، یا کسی پردے کے پیچھے سے ہو۔

ان 3 آیتوں میں اعلان تو نہیں کروایا،لیکن اشارہ ہے کہ رسول انسان ہوتے ہیں

# ان حدیثوں میں حضورؐ نے اعلان کیا ہے کہ میں انسان ہوں

3۔قال عبد اللہ صلی النبی ﷺ۔۔۔۔۔قال انہ لو حدث فی الصلوۃ شیء لنبأتکم بہ و لکن انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی ۔( بخاری شریف، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان ،ص ۷۰،نمبر ۴۰۱ ر مسلم شریف، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاۃ والسجو دلہ،ص ۲۳۲،نمبر ۵۷۲ ر ۱۲۸۵ )

ترجمہ۔حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ حضور ؐ نے نماز پڑھائی ۔۔۔حضورؐ نے فرمایا کہ نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تم لوگوں کو ضرور بتاتا، میں تمہاری طرح انسان ہوں ،جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں، پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلایا کرو۔

4۔ان امھا ام سلمۃ زوج النبی ﷺ۔۔۔۔۔فخرج الیھم فقال : انما انا بشر و انہ یأتینی

**الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صدق فاقضی له بذالک ۔** ( بخاری شریف ، کتاب المظالم ، باب اثم من خاصم فی باطل و ہو یعلمہ ، ص ۳۹۶ ، نمبر ۲۴۵۸ ) ترجمہ ۔ ام سلمی ؓ نے فرمایا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ حضورؐ ان جھگڑنے والوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ ، میں انسان ہوں ، میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ آتے ہیں ، ایسا ہوسکتا ہے کہ بعض آدمی اپنی دلیل پیش کرنے میں زیادہ ماہر ہو ، جس سے میں گمان کرلوں کہ یہی سچا ہے ، جس کی وجہ سے میں اس کے لئے چیز کا فیصلہ کردوں ۔

**5 ۔ انه سمع موسی بن طلحة بن عبید الله یحدث عن ابیه ، قال مررت مع رسول الله ﷺ فی نخل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فبلغ النبی ﷺ فقال انما هو الظن ان کان یغنی شیئا فا صنعوه ، فانما انا بشر مثلکم ، و ان الظن یخطی و یصیب ۔** ( ابن ماجۃ شریف ، کتاب الرہون ، باب تلقیح النخل ، ص ۳۵۴ ، نمبر ۲۴۷۰ )

ترجمہ ۔ حضورؐ کھجور کے باغ سے گزر رہے تھے ۔ ۔ ۔ حضورؐ کو یہ بات پہنچی کی [ اس سال کھجور کم آئی ہے ] تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک میرا گمان تھا ، اگر کوئی چیز کام آتی ہو تو اس کو کرلو ، میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں ، گمان کبھی صحیح بھی ہوتا ہے ، اور کبھی غلط بھی ہوتا ہے ۔

ان 6 آیات اور 3 حادیث میں بار بار آپ نے اعلان کیا ہے کہ میں انسان ہوں ۔

یوں بھی حضور انسانی نسل میں پیدا ہوئے ہیں ، انسانی نسل میں شادی بیاہ کی ہے تو آپ نور کیسے ہو سکتے ہیں !

# انسان فرشتوں سے بھی اعلی ہے

انسان فرشتوں سے بھی اعلی ہے، اس لئے اس کو فرشتوں میں، یا نوری مخلوق میں داخل کرنا مناسب نہیں ہے

اس کی دلیل یہ ہے۔

شرح عقائد میں عبارت یہ ہے۔ **رسل البشر افضل من رسل الملائکة، و رسل الملائکة افضل من عامة البشر، و عامة البشر افضل من عامة الملائکة۔** ( شرح عقائد النسفیۃ، ص ۱۷۶ ) ترجمہ۔ انسان میں جو رسول ہیں وہ فرشتوں کے رسول سے افضل ہیں، اور فرشتوں میں جو رسول ہیں وہ عام انسان سے افضل ہیں، اور عام انسان عام فرشتوں سے افضل ہیں

## شرح عقائد کی عبارت سے تین باتیں معلوم ہوئیں

[۱]۔۔عام انسان عام فرشتوں سے افضل ہیں۔

[۲]۔۔بڑے فرشتے جنکو فرشتوں کا رسول کہتے ہیں وہ عام انسانوں سے افضل ہیں۔

[۳]۔۔اور تیسری بات یہ ہے کہ فرشتوں کے رسولوں سے بھی انسان کے رسول افضل ہیں۔

،اس لئے حضور انسان ہونے کے ناطے تمام فرشتوں سے افضل ہیں

،اس لئے انکو نوری مخلوق میں شامل کرنا، انکی حیثیت کو گرانا ہے

# اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ۔
# حضور ﷺ اللہ کے بعد سب سے افضل ہیں

کیونکہ حضور ﷺ مخلوق میں ۷ درجے اوپر ہیں

[۱] کیونکہ حضور ﷺ خاتم الرسل ہیں

[۲] ان کے نیچے تمام رسول ہیں

[۳] ان کے نیچے تمام نبی ہیں

[۴] ان کے نیچے بڑے فرشتے ہیں

[۵] ان کے نیچے عام انسان ہیں

[۶] ان کے نیچے عام فرشتے ہیں

[۷] ان کے نیچے باقی مخلوقات ہیں

# وہ آیتیں جن میں انسان کو فرشتوں سے افضل شمار کیا گیا ہے

عام انسان عام فرشتوں سے افضل ہیں اس کی دلیل یہ آیتیں ہیں

7۔و لقد خلقلنا کم ثم صورنا کم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا لا ابلیس ۔( آیت ۱۱، سورت الاعراف ۷)۔ترجمہ۔اور ہم نے تمہیں پیدا کی، پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا، آدم کو سجدہ کرو، چنانچہ سب نے سجدہ کیا ،سوائے ابلیس کے۔

8۔فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون ۔( آیت ۳۰،سورت الحجر ۱۵)

ترجمہ۔ چنانچہ سارے کے سارے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا

9۔فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون ۔( آیت ۷۳،سورت ص ۳۸)

ترجمہ۔ چنانچہ سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا

ان 3 آیتوں میں ہے کہ سارے فرشتوں سے انسان کو تعظیمی سجدہ کرایا گیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ عام انسان عام فرشتوں سے افضل ہیں

10۔و لقد کرمنا بنی آدم و حملناھم فی البر و البحر ۔( آیت ۷۰،سورت الاسراء ۱۷)

ترجمہ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ، اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں

11۔و التین و الزیتون و طور سینین و ھذا البلد آمین لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔( آیت ۱۔۳۔سورت التین ۹۵)

ترجمہ۔ قسم ہے انجیر اور زیتون کی ،اور صحرائے سینا کے پہاڑ تور کی ،اور اس امن و امان والے شہر کی ،

کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے

ان آیتوں میں چار قسمیں کھا کر کہا کہ انسان کو بہت اچھے انداز میں پیدا کیا ہے۔

**6۔ وعلم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھاو لاء ان کنتم صادقین، قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم، قال یاٰدم أنئھم باسماء ھم فلما انبائھم باسمائھم، قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات و الارض ۔(**

آیت میں ۳۱۔ ۳۳،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔اور آدم کو اللہ نے سارے کے سارے نام سکھائے ، پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور ان سے کہا، اگر تم سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ، فرشتہ بول اٹھے آپ ہی کی ذات پاک ہے، جو کچھ علم آپ نے ہمیں دیا ہے اس کے سوا ہم کچھ نہیں جانتے ،حقیقت میں علم وحکمت کے مالک تو صرف آپ ہیں ، اللہ نے کہا، آدم تم ان کو ان چیزوں کے نام بتا دو، چنانچہ جب حضرت آدم نے ان کے نام ان کو بتا دئے تو اللہ نے فرشتوں سے کہا، کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہوں

ان 6 آیات سے معلوم ہوا کہ عام آدمی عام فرشتوں سے افضل ہے، اسی لئے تو انسان کو اشراف المخلوقات کہتے ہیں

اور انسانی رسول فرشتے کے رسول سے افضل اس لئے ہیں، کہ سب سے بڑا اور افضل فرشتہ جبریل علیہ السلام ہیں، اور جبریل علیہ السلام تمام رسولوں کو پیغام پہنچاتے تھے،جس سے معلوم ہوا کہ رسول اہم فرشتوں سے افضل ہیں۔

معراج کی رات حضرت جبریل ؑ حضور کے خادم بن کر حضور ؐ کو آسمان پر لے گئے تھے، اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سب فرشتوں سے افضل ہیں۔

اس کے لئے حدیث یہ ہے

6۔مضطجعا اذا اتانی آت ۔۔۔۔فانطلق بی جبریل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح ۔۔۔ثم رفع لی البیت المعمور، الخ۔(بخاری شریف، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص ۶۵۲، نمبر ۳۸۸۷) ترجمہ۔میں حطیم میں سویا ہوا تھا۔۔۔مجھکو جبرئیل علیہ السلام لے گئے، یہاں تک کہ سماء دنیا تک لائے، اور دروازہ کھلوایا۔۔۔پھر بیت المعمور تک مجھے لے گئے

اس حدیث میں حضرت جبرئیلؑ خادم بن کر حضور کو معراج میں لے گئے ہیں، اس لئے حضورؐ تمام فرشتوں سے بھی افضل ہیں

اور حضورؐ سب رسولوں سے بھی افضل ہیں اس کے لئے کئی آیتیں گزر چکی ہیں۔

ایک آیت تو یہ بھی ہے

12۔و ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔(آیت ۴۰، سورت الاحزاب ۳۳)۔ترجمہ۔مسلمانو! محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سے سب سے آخری نبی ہیں۔

ان 7 آیت اور ایک حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان فرشتوں سے افضل ہیں، اور حضور سب سے افضل ہیں

# ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ بھگوان انکی دیوی اور دیوتا کے روپ میں آتے رہے ہیں،

ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ بھگوان یعنی خدا انکی دیوی اور دیوتاؤں کے روپ اور شکل میں آتے رہے ہیں، اور آج بھی آتے رہتے ہیں، اسی لئے وہ دیوی اور دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں انکے سامنے ماتھا ٹیکتے ہیں، ان پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں اور ان سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں،

مسلمانوں کو بھی شبہ نہ ہو کہ خدا حضور ؐ کی شکل میں آئے ہوں، اور یہ بھی اللہ کے نور کا حصہ ہوں، اس لئے 6 آیتوں میں حضورؐ سے تاکید کے ساتھ اعلان کروایا کہ میں بشر ہوں، انسان ہوں، میں نوری مخلوق نہیں ہوں، خدا میرے روپ میں شکل میں نہیں آیا ہے، اس لئے نہ میری عبادت کرو، اور نہ مجھ سے اپنی حاجت روائی کی درخواست کرو، میں بھی خدا سے مانگتا ہوں، اور تم بھی خدا ہی سے مانگو، یہی تعلیم دینے کے لئے حضور ؐ کو مبعوث کیا تھا، اور یہی دین اسلام ہے

# وہ آیتیں اور احادیث

# جن سے حضورؐ کے نوری ہونے کا شبہ ہوتا ہے

13 ۔یا اھل الکتاب قد جاء کم رسو لنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب و یعفوا عن کثیر قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین ۔ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلم و یخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ و یھدیھم الی صراط مستقیم ( آیت ۱۵۔۱۶، سورت المائدہ ۵)

ترجمہ۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ پیغمبر آ گئے ہیں، جو کتاب [ تورت اور انجیل ] کی بہت سی باتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو تم چھپایا کرتے تھے، اور بہت سی باتوں سے درگزر کر جاتے ہیں، تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی آئی ہے، اور ایک ایسی کتاب جو حق کو واضح کر دینے والی ہے، جس کے ذریعہ اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہ دکھاتا ہے جو اس کی خوشنودی کے طالب ہیں، اور انہیں اپنے حکم سے اندھیریوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے، اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا کرتا ہے۔

اس آیت میں نور، سے مراد حضور ﷺ کو لیا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تفسیر جلالین میں نور کی تفسیر میں صرف، ھو النبی ﷺ، کہا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ نور سے محمد ﷺ مراد ہیں۔
لیکن تفسیر ابن عباس میں ہے کہ اس آیت میں نور سے مراد حضورؐ کی رسالت ہے ،
حضرت عبد اللہ ابن عباس کی تفسیر یہ ہے۔{ قد جائکم من اللہ نور } رسول، یعنی محمد )
یہاں نور کی تفسیر میں پہلے رسول، لائے ، پھر محمد، لائے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی رسالت نور

ہے، خود حضور کی ذات نور نہیں ہوئی، اور وہ کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ پہلے کئی آیتوں میں یہ اعلان کروایا گیا کہ آپ انسان ہیں

آگے آیت نمبر ۱۶ میں نور سے مراد ایمان ہے۔ تفسیر یہ ہے۔۔ **{و یخرجھم من الظلمات الی النور باذنه}** من **الکفر الی الایمان**۔ ( تنویر المقیاس، من تفسیر ابن عباس، ص۱۱۹، آیت ۱۵۔۱۶، سورت المائدہ ۵ ) اس تفسیر میں نور کا ترجمہ ایمان، کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ نور کا مختلف ترجمہ ہے

تیسری دلیل یہ ہے کہ، اس آیت کے شروع میں، **یا اھل الکتاب قد جائکم رسولنا**، کہا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ بتلانا ہے کہ تمہارے پاس میرا رسول آ گیا ہے، اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہاں نور سے مراد حضورؐ کی رسالت ہے

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ، آپ کا دین، آپ کی رسالت اور آپکی ہدایت نور ہے، اور ایسا نور ہے جو سورج اور چاند کی روشنی سے بھی برتر ہے۔

بعض مفسرین نے نور کی تفسیر صرف محمدؐ سے کی ہے، جس کی وجہ سے بعض حضرات سمجھتے ہیں کہ حضورؐ کی ذات نور ہے، لیکن حضرت ابن عباسؓ کی اصلی تفسیر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حضور کی رسالت مراد ہے، ورنہ نور والی تفسیر دسیوں آیتوں سے متضاد ہو جائے گی۔

نور کا معنی کہیں، نور نبوت ہے، کہیں قرآن ہے، اور کہیں ہدیت ہے، اس لئے ایک مبہم لفظ سے حضورؐ کو نور ثابت کرنا مشکل ہے۔

یہی وہ آیت ہے جس سے بعض حضرات حضورؐ کو نور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ بھی غور فرمالیں۔

اس آیت سے بھی بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ حضور ﷺ نور ہیں

**14۔ یا ایھا النبی انا ارسلناک ، شاھدا و مبشرا و نذیرا ، و داعیا الی اللہ و سراجا منیرا ۔**

( آیت ۴۵۔۴۶،سورت احزاب ۳۳)

ترجمہ۔اے نبی بیشک ہم نے تمہیں ایسا بنا کر بھیجا ہے کہ تم گواہی دینے والے ہو،خوشخبری سنانے والے ہو،اور خبر دار کرنے والے ہو،اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے ہو،اور روشنی پھیلانے والے چراغ ہو

حضرت عبد اللہ بن عباس کی تفسیر میں ہے کہ یہاں سراجا منیرا سے مراد ایسی روشنی ہے جس کی اقتداء کی جائے ،یعنی آپ کی ہدایت اور نبوت ۔تفسیر یہ ہے۔{سراجا منیرا} **مضیا یقتدی بک** ۔(تنویر المقیاس ،من تفسیر ابن عباس ،ص ۴۴۶ آیت ۴۶،سورت احزاب ۳۳) اس تفسیر میں سراج سے مراد چراغ نہیں ہے، بلکہ آپ کی نبوت والی روشنی ہے،جس کی لوگ اقتداء کریں۔

# قرآن میں نور کئی معانی میں استعمال ہوا ہے

قرآن میں نور پانچ 5 معانی میں استعمال ہوا ہے ،میں، کبھی قرآن کے معنی میں، کبھی، رسالت کے معنی، کبھی دین کے معنی میں، کبھی احکام کے معنی میں، اس لئے قرآن کی اس آیت میں جو، **قد جائکم من اللہ نور و کتاب مبین**، ( آیت ۱۵، سورت المائدہ ۵ ) میں نور سے حضورؐ ہی کو لینا ضروری نہیں ہے، اس سے انکی رسالت بھی مراد ہوسکتی ہے جیسا کہ تفسیر ابن عباس میں نور سے حضورؐ کی رسالت مراد لی ہے ، اور اگر اس نور سے حضورؐ کی ذات مراد لیتے ہیں تو یہ آیت اوپر کی 12 آیتوں کے خلاف ہو جائے گی، جس میں حصر اور تاکید کے ساتھ یہ اعلان کروایا گیا ہے کہ میں انسان ہوں ،آپ خود بھی غور کرلیں

1 ان دو آیتوں میں نور سے قرآن مراد ہے

15 ۔**واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون** ( آیت ۱۵۷، سورت اعراف ۷ )

تفسیر ابن عباس میں یہاں نور سے مراد قرآن ہے۔ **{واتبعوا النور} القرآن** ۔ (۷/۱۵۷)

16 ۔**ما کنت تدری ما الکتاب و لا الایمان و لکن جعلناہ نورا** ۔ ( آیت ۵۲، الشوری ۴۲ )

تفسیر ابن عباس میں یہاں قرآن کو نور کہا ہے ۔ **{ ولکن جعلناہ} قلناہ یعنی القرآن { نورا} بیانا للامر و النھی** ( ۴۲/۵۲ )

ان آیتوں میں نور سے قرآن مراد لیا گیا ہے

2 اس آیت میں نور سے مراد، حضورؐ کی رسالت ہے

17 {قد جائکم من اللہ نور و کتاب مبین}( آیت ۱۵، سورت المائدہ ۵)

تفسیر ابن عباس میں یہاں نور سے مراد رسالت ہے { قد جائکم من الله نور}رسول ، یعنی محمد)(۱۵/۵) یہاں نور کی تفسیر میں پہلے رسول، لائے، پھر محمد، لائے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی رسالت نور ہے، خود حضور کی ذات نور نہیں ہوئی

## 3 ان دو آیتوں میں نور سے مراد ایمان ہے

18۔ویخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ۔( آیت ۱۶، سورت المائدۃ ۵)

تفسیر ابن عباس میں یہاں نور سے مراد ایمان ہے {و یخرجھم من الظلمات الی النور}من الکفر الی الایمان۔( آیت ۱۶، سورت المائدۃ ۵)

19۔ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور و کان بالمومنین رحیما۔( آیت ۴۳، سورت الاحزاب ۳۳)

حضرت عبداللہ بن عباس کی تفسیر میں ہے کہ یہاں نور سے مراد ایمان ہے، اور ظلمات سے مراد کفر ہے ۔، تفسیر یہ ہے ۔{ لیخرجکم من الظلمات الی النور } قد اخرجکم من الکفر الی الایمان ۔(، آیت ۴۳، سورت الاحزاب ۳۳)اس تفسیر میں نور کا ترجمہ ایمان ہے۔

## 4 اس آیت میں نور سے مراد احکام ہیں

20۔انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور۔( آیت ۴۴، سورت المائدہ ۵)

تفسیر ابن عباس میں یہاں نور سے مراد احکام ہیں {انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی}من الضلالۃ{و نور} بیان الرجم۔( آیت ۴۴، سورت المائدہ ۵)

5 اس آیت میں نور سے مراد دین ہے

21۔یریدون ان یطفؤ نور اللہ بافواھم و یابی اللہ الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون۔(آیت ۳۲،سورت التوبۃ ۹)

حضرت عبداللہ بن عباس کی تفسیر میں ہے کہ یہاں نور سے مراد اللہ کا دین ہے،تفسیر یہ ہے۔{نور اللہ}، دین اللہ۔{الا ان یتم نورہ}الا ان یظھر دینہ الاسلام۔(تنویر المقیاس،من تفسیر ابن عباس، ص ۲۰۲،آیت ۳۲،سورت التوبۃ ۹)اس تفسیر میں نور کا ترجمہ دین اسلام کیا ہے۔

22۔یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھھم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون۔(آیت ۸،سورت الصّف ۶۱)

حضرت عبداللہ بن عباس کی تفسیر میں ہے کہ یہاں نور سے مراد اللہ کا دین ہے یا اللہ کی کتاب قرآن ہے۔تفسیر یہ ہے۔{لیطفؤ انور اللہ}، لیبطلوا دین اللہ و یقال کتاب اللہ القرآن۔{و اللہ متم نورہ} مظھر نور کتابہ و دینہ۔(آیت ۸،سورت الصّف ۶۱)اس تفسیر میں نور کا ترجمہ دین اور کتاب کیا گیا ہے۔

جب نور قرآن میں پانچ معانی میں استعمال ہوا ہے تو، قد جائکم من اللہ نور و کتاب مبین،(آیت ۱۵،سورت المائدہ ۵)میں نور سے مراد حضورؐ ہی کو کیوں لیں جبکہ وہ 16 کے خلاف ہوجائے گا اس لئے بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضور ﷺ بشر تھے،لیکن ان میں ایمان،رسالت،قرآن، دین اور احکام کی صفت اتم درجے میں تھی جو نور ہیں اس لئے وہ صفت کے اعتبار نور تھے

# حقارت کے طور پر رسول کو بشر کہنا بالکل ٹھیک نہیں ہے،

رسول انسان ہوتے ہیں، لیکن ان کو اس طرح کہنا کہ، آپ ہماری طرح انسان ہیں، اور یہ تاثر دینا کہ ہمارے پاس وحی نہیں آتی، اس لئے آپ کے پاس بھی وحی نہیں آتی ہے، اس لئے آپ ہمیں نصیحت نہ کریں، اور نہ ہم آپ پر ایمان لانے کے پابند ہیں، اس طرح کہنا رسول کی بے ادبی ہے، اور ان پر ایمان نہ لانا ہے، اس لئے اس طرح بشر نہیں کہنا چاہئے، اس میں ایمان سے منہ موڑنا ہے

اس کی دلیل یہ آیت ہے

23۔ و ما انت الا بشر مثلنا فأت بآية ان كنت من الصادقين ۔ (آیت ۱۵۴، سورۃ الشعرا ۲۶ ئ) ۔ ترجمہ۔ تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو، لہذا اگر سچے ہو تو کوئی نشانی لے کر آؤ

24۔ و ما انت الا بشر مثلنا و ان نظنک لمن الکاذبین ۔ (آیت ۱۸۶، سورۃ الشعرا ۲۶ ئ)

۔ ترجمہ۔ تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو، اور ہم تمہیں پورے یقین کے ساتھ جھوٹا سمجھتے ہیں

25۔ فقال الملائالذین کفروا من قومه ما نراک الا بشرا مثلنا ۔۔ بل نظنکم کاذبین ۔ (آیت ۲۷، سورۃ ھود ۱۱) ترجمہ۔ جن سرداروں نے کفر اختیار کیا تھا وہ کہنے لگے کہ تم میں کوئی بات نظر نہیں آرہی ہے کہ تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو ۔۔۔ بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم سب جھوٹے ہو

ان 3 آیتوں میں کفار نے رسولوں کو اپنے جیسا رسول کہا کہ ان کے پاس وحی نہیں آتی اور انکی اتباع مت کرو، اس طرح کا رسول کو بشر کہنا، ان کی گستاخی ہے۔ اس سے ہر آدمی کو پرہیز کرنا چاہئے۔

# قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ، والی حدیث ثابت نہیں ہے

کچھ حضرات اس حدیث سے حضورؐ کو نور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس حدیث میں ہے کہ مصنف عبد الرزاق میں یہ حدیث ہے، پھر بعض حضرات نے دلائل النبوۃ للبیہقی ، اور مستدرک حاکم کا بھی حوالہ دیا ہے، لیکن میں نے ان تینوں کتابوں کو سامنے رکھ کر بہت تلاش کی اور ،مکتبہ شاملہ، کے ذریعہ بھی تلاش کی لیکن حدیث کہیں نہیں ملی ، بلکہ پچھلے زمانے کے بہت سارے حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے، ظاہر ہے کہ موضوع حدیث سے قرآن کے خلاف کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے، اس لئے اس حدیث سے بھی حضورؐ کو نور ثابت کرنا مشکل ہے۔ حدیث یہ ہے۔

۔ **روی عبد الرزاق بسندہ عن جابر بن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ! بابی انت و امی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالی قبل اشیاء ؟ قال : یا جابر ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ۔ الخ** (المواہب للدنیۃ، للقسطلانی ،[ متوفی 923ھ ] ج اول ، المقصد الاول ، باب تشریف اللہ تعالی ، ص ۴۸ )

نوٹ : اس حدیث کو ، المواھب للدنیہ ،مصنف قسطلانی وفات 923ھ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے، لیکن چونکہ قسطلانی صاحب 923ھ کے ہیں اس لئے ان کی حدیث کو میں نہیں لے سکتا ، کیونکہ میرا التزام یہ ہے کہ تبع تابعی کے زمانے کی کتابوں سے حدیث لیتا ہوں یا صحاح ستہ یا انکے اساتذہ کی کتابوں سے حدیث لیتا ہوں ، کیونکہ وہی اصل ہیں ، اور قسطلانیؒ بہت بعد کے ہیں ، اور تابعی اور تبع تابعی کے زمانے کی کتابوں میں یہ حدیث نہیں ہے، اس لئے اس کا لینا مشکل ہے۔ یوں بھی یہ اعتقاد کا مسئلہ ہے، اور یہ حدیث 12 آیتوں اور تین حدیثوں سے ٹکراتی ہے، اس لئے اس حدیث کو لینا اچھی بات نہیں ہے۔

اس حدیث کے برخلاف دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا ہے، اس اول ما خلق نور نبیک ، والی حدیث کو کیسے لے لیں

،حدیث یہ ہے۔

**7۔حدثنا عبد الواحد بن سلیم ۔۔۔ لقیت الولید بن عبادة بن الصامت فقال حدثنی ابی قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اول ما خلق اللہ القلم فقال له اکتب فجری بما ھو کائن الی الابد۔** (ترمذی شریف ، کتاب تفسیر القرآن ، باب ومن سورة نون والقلم، ص ۷۵۷، نمبر ۳۳۱۹)

ترجمہ ۔میں نے حضور پاک ﷺ سے سنا، فرمایا اللہ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا، پھر قلم سے کہا لکھو، تو قیامت تک جتنی باتیں ہونی تھیں سب لکھ دیا۔

اس آیت سے بھی اشارہ ملتا ہے کہ سب سے پہلے قلم پیدا کیا ہے۔ن و القلم و ما یسطرون۔ (آیت ا، سورت القلم ٦٨)

اس حدیث میں ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا اس لئے یہ حدیث نور نبیک کے خلاف ہے۔

12 آیتوں اور تین احادیث میں بار بار کہا ہے کہ حضور بشر تھے، اب نور ثابت کرنے کے لئے کوئی آیت ہو یا پکی حدیث ہو جس میں صراحت کے ساتھ یہ بتایا ہو کہ حضور نور تھے تب نور ثابت ہوگا، موضوع حدیث، یا تفسیر کرنے والوں کے مبہم بات سے نور ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ عقیدے کا مسئلہ ہے

میں نے اصلی تحقیق پیش کی ہے۔آپ حضرات خود بھی غور کر لیں

واللہ اعلم بالصواب

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ مجھے بڑھا چڑھا کر بیان نہ کرو

عیسائیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو بہت بڑھایا اور انکو اللہ کا بیٹا تک کہہ دیا، اور یہ انکی تعظیم میں کی لیکن یہ بات صحیح نہیں تھی اس لئے انکو قرآن میں روکا کہ نبی کی تعظیم اتنی ہی کرو جتنا ان کا حق ہے، اس سے زیادہ کرنا غلو ہے جو ٹھیک نہیں

،اس لئے حضور ؐ نے اپنی امت کو تعلیم دی کہ میرے بارے میں بھی غلو مت کرنا، اس لئے حضور ؐ اگر بشر ہیں تو انکو بشر ماننا ہی بہتر ہے اور اسی میں انکی تعظیم ہے۔۔اس کے لئے حدیث یہ ہے

**8۔سمع عمر رضی اللہ عنہ یقول علی المنبر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ و رسولہ** ۔(بخاری شریف، احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی {واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اہلہا [ آیت ۱۶، سورت مریم ۱۹} ص ۵۸۰، نمبر ۳۴۴۵)

ترجمہ۔حضور ؐ کہا کرتے تھے جس طرح نصاری نے حضرت عیسیؑ کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا تم بھی مجھے بڑھا چڑھا کر بیان نہ کرنا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، اس لئے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو

اس حدیث میں ہے کہ جیسے نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کو بہت بڑھایا، تم بھی مجھے اتنا نہ بڑھا دینا

**26۔تغلوا فی دینکم و لا تقولوا علی اللہ الا الحق**۔(آیت ۱۷۱، سورت النساء ۴)

ترجمہ۔اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو، اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کوئی بات نہ کہو

**27۔قل یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق**۔(آیت ۷۷، سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ۔اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو

اس عقیدے کے بارے میں 27 آیتیں اور 8 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں